

## منتقیوں کی صفات

یہ وہ کتاب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ ہدایت دینے والی ہے منتقیوں کو۔ جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم انہیں رزق دیتے ہیں اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

(سورۃ البقرہ 3، 4)

روزنامہ (ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FR-10

# الفصل

web: <http://www.alfazl.org>  
email: [editor@alfazl.org](mailto:editor@alfazl.org)

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 18 فروری 2012ء 25 رجب الاول 1433 ہجری 18 تلخ 1391 شہ جلد 62-97 نمبر 42

## بیوت الحمد منصوبہ اور

### خدمت خلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں بیت بشارت تبین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر 100 گھر تعمیر کر کے خدا کے حضور پیش کرنے تھے۔ اسی بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں خدانے برکت دی اور اس وقت تک ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 112 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں اور مزید 18 کوارٹرز آج کل زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر و توسیع کیلئے کروڑوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم بیش 20 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مدد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (صدر بیوت الحمد منصوبہ)

## ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

سچے تقویٰ کے بغیر کوئی راحت اور خوشی مل ہی نہیں سکتی، تو معلوم کرنا چاہئے کہ تقویٰ کے بہت سے شعبے ہیں جو عنکبوت کے تاروں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ تقویٰ تمام جوارح انسانی اور عقائد زبان اخلاق وغیرہ سے متعلق ہے۔ نازک ترین معاملہ زبان سے ہے۔ بسا اوقات تقویٰ کو دور کر کے ایک بات کہتا ہے اور دل میں خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے یوں کہا اور ایسا کہا؛ حالانکہ وہ بات بری ہوتی ہے۔ مجھے اس پر ایک نقل یاد آئی ہے کہ ایک بزرگ کی کسی دنیا دار نے دعوت کی۔ جب وہ بزرگ کھانا کھانے کے لئے تشریف لے گئے تو اس متکبر دنیا دار نے اپنے نوکر کو کہا کہ فلاں تھا لانا جو ہم پہلے حج میں لائے تھے اور پھر کہا دوسرا تھا لانا جو دوسرے حج میں لائے تھے اور پھر کہا کہ تیسرے حج والا بھی لیتے آنا۔ اس بزرگ نے فرمایا کہ تو تو بہت ہی قابل رحم ہے۔ ان تین فقروں میں تو نے اپنے تین ہی جوں کا ستیاناس کر دیا۔ تیرا مطلب اس سے صرف یہ تھا کہ تو اس امر کا اظہار کرے کہ تو نے تین حج کیے ہیں۔ اس لئے خدا نے تعلیم دی ہے کہ زبان کو سنبھال کر رکھا جائے اور بے معنی بیہودہ بے موقع غیر ضروری باتوں سے احتراز کیا جائے۔

دیکھو۔ اللہ تعالیٰ نے ایاک نعبد کی تعلیم دی ہے۔ اب ممکن تھا کہ انسان اپنی قوت پر بھروسہ کر لیتا اور خدا سے دور ہو جاتا، اس لئے ساتھ ہی ایاک نستعین کی تعلیم دے دی کہ یہ مت سمجھو کہ یہ عبادت جو میں کرتا ہوں اپنی قوت اور طاقت سے کرتا ہوں، ہرگز نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی استعانت جب تک نہ ہو اور خود وہ پاک ذات جب تک توفیق اور طاقت نہ دے کچھ بھی نہیں ہو سکتا اور پھر ایاک اعبدا یا ایاک استعین نہیں کہا۔ اس لئے کہ اس میں نفس کے تقدم کی بو آتی تھی اور یہ تقویٰ کے خلاف ہے۔ تقویٰ والا اکل انسانوں کو لیتا ہے۔ زبان سے ہی انسان تقویٰ سے دور چلا جاتا ہے۔ زبان سے تکبر کر لیتا ہے اور زبان سے ہی فرعونی صفات آجاتی ہیں اور اسی زبان کی وجہ سے پوشیدہ اعمال کو ریاکاری سے بدل لیتا ہے اور زبان کا زیاں بہت جلد پیدا ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص ناف کے نیچے کے عضو اور زبان کو شتر سے بچاتا ہے اس کی بہشت کا ذمہ دار میں ہوں۔ حرام خوری اس قدر نقصان نہیں پہنچاتی جیسے قول زور۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھے بیٹھے کہ حرام خوری اچھی چیز ہے۔ یہ سخت غلطی ہے، اگر کوئی ایسا سمجھے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص جو اضطراباً سو رکھالے، تو یہ امر دیگر ہے۔ لیکن اگر وہ اپنی زبان سے خنزیر کا فتویٰ دے دے تو وہ (دین) سے دور نکل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حرام کو حلال ٹھہراتا ہے۔ غرض اس سے معلوم ہوا کہ زبان کا زیاں خطرناک ہے۔ اس لئے متقی اپنی زبان کو بہت ہی قابو میں رکھتا ہے۔ اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہیں نکلتی، جو تقویٰ کے خلاف ہو۔ پس تم اپنی زبان پر حکومت کرو۔ نہ یہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں اور اناپ شاپ بولتے رہو۔ (ملفوظات جلد اول ص 280)

## درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

## امتحان پاس کرنے اور پرچہ حل کرنے کے گُر

امتحانات قریب آ رہے ہیں اور طلباء، والدین اور اداروں کی خواہش ہوتی ہے کہ طلباء امتحانات میں زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کر کے کامیابی حاصل کریں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ کمرہ امتحان میں جب پیپر تقسیم ہو رہے ہوں، طلباء پرچہ سوالات حاصل کرنے کے بعد پڑھنے سے پہلے دعا کر لیا کریں۔ مثلاً

”رَبِّ انْشِرْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ - رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا“ وغیرہ۔

اطمینان سے دعا کے بعد پرچہ سوالات کو غور سے پڑھیں، ایک دو تین بار ضرور پڑھیں، اس سے انہیں صحیح اور اک ہو جائے گا کہ سوال میں کیا پوچھا جا رہا ہے، اپنے جواب میں اُسے highlight کریں، صرف ٹاپک دیکھ کر جواب شروع نہ کر دیں۔ مثلاً اگر اسباب، وجوہات پوچھے جا رہے ہیں تو اس کو highlight کر کے جواب دیں، اگر واقعات پوچھے جا رہے ہیں تو انہیں اور اگر نتائج اور اثرات کی بات پوچھی جا رہی ہے تو اس پر زور دیں۔

☆ اگر عمومی ٹاپک پر لکھنا مقصود ہے تو پھر introduction اور definition یا پس منظر کا بیان کرنا ضروری ہوتا ہے۔

☆ دونوں طرف حاشیہ چھوڑ کر لکھیں۔

☆ واضح اور کھلا کھلا لکھیں۔

☆ خوشخط نہ بھی ہو تو کھائی ایسی ہو جو پڑھی جا سکے۔

Heading اور Sub heading کو underline یا highlight کرنے کے لئے مار کر سے لکھیں۔

☆ points بنا کر 1,2,3 لکھیں۔

☆ ہر point کے لئے نئی سطر سے آغاز کریں۔

☆ سوال کا نمبر بھی مار کر سے واضح طور پر لکھیں۔

☆ سوال نمبر Question No. underline کر کے لکھیں اور پھر اس کے ساتھ ہی لکھنا شروع کریں بلکہ ایک آدھی line چھوڑ کر لکھنا شروع کریں۔

☆ سب سے پہلے وہ سوال حل کریں جس پر سب سے زیادہ اور اچھی طرح عبور حاصل ہو، پھر اسی ترتیب سے سوالات کو حل کرتے جائیں اور ان کے جوابات لکھتے جائیں۔

☆ ابتدا میں بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ آپ سمجھتے ہیں کہ ہر سوال مشکل ہے لیکن جب آپ لکھنا

شروع کرتے ہیں تو flow of memory کا عمل شروع ہو جاتا ہے اور ideas recollect ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور سوالات کے بہترین اور مفصل جواب دیئے جاتے ہیں۔

☆ کمرہ امتحان اور پرچہ حل کرتے وقت کسی بھی مراحل پر ذہنی دباؤ، انتشار یا confuse بالکل نہیں ہونا چاہئے۔ confident اور اعتماد کے ساتھ جب آپ پرچہ سوالات حل کریں گے تو مشکل مقامات اور گتھیاں سلجھتی چلی جائیں گی اور اُمید ہے کہ آپ مطمئن بھی ہوتے جائیں گے۔

☆ بعض طلباء کو کورسز پر %100 عبور حاصل ہوتا ہے لیکن وہ غیر ضروری تفصیل میں پڑ جاتے ہیں اور اصل بات جو پوچھی جاتی ہے وہ پس منظر میں چلی جاتی ہے اس لئے جو پوچھا گیا ہے اس کو highlight کر کے جوابات دینا از حد ضروری ہے۔ ممتحن کے ہاتھ جب مارکنگ کے لئے کوئی پرچہ آتا ہے تو اس پرچے کی ظاہری صفائی، ترتیب اور پڑھنے میں آسانی اس کے ذہن پر پہلا اثر ڈالتی ہے اور پہلے سوال کا جواب پڑھ کر ممتحن کے ذہن پر نیچے کی قابلیت کا اثر پڑ جاتا ہے اور نفسیاتی طور پر ممتحن کوئی بھی ہو، اگلے سوالات کے نمبر دینے میں وہ نرم گوشہ اختیار کر لیتا ہے۔

☆ معروضی پرچہ جات میں معین جواب دیں، تفصیل کی ضرورت نہیں ہوتی۔

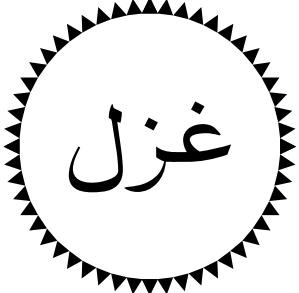
☆ امتحانی تیاری کے سلسلہ میں امتحانات سے قبل اگر طلباء ہر مضمون کے ہر ٹاپک اور سوالات کے main points ایک نوٹ بک میں لکھتے رہیں تو سال کے آخر اور امتحان والے دن آخری وقت پر کمرہ امتحان میں جانے سے قبل صرف ان اہم نکات پر ایک نظر ڈال لیں تو زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے میں اس کا فائدہ بھی ضرور ہوگا۔

☆ وقت کی adjustment کا خیال رکھنا از حد ضروری ہے، اکثر یہ ہوتا ہے کہ طلباء کو سارے سوالات کے جواب آتے ہیں اور بڑی تفصیل سے لکھنا بھی چاہتے ہیں لیکن اکثر سوالات کے جواب کے لئے کم وقت کی شکایت کرتے ہیں اور وقت کو مد نظر نہ رکھا جائے تو 5 سوالات میں سے وہ صرف 3 سوالات کے جواب صحیح دے پاتے ہیں، بقیہ دو سوال میں سے یا تو ایک آدھ سوال رہ جاتا ہے یا جوابات ہی ادھورے رہ جاتے ہیں اس لئے وقت کی ہر سوال کے لئے تقسیم اور مواد کا صحیح جواب از حد ضروری ہوتا ہے۔

مثال کے طور پر اگر آپ کا 10 نمبر یا 5 نمبر یا

15 نمبر کا کوئی جزو رہ جائے تو آپ کی percentage پر بہت بڑا فرق پڑ جاتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آپ نے جو نمبر بھی حاصل کرنے میں اس کے کل نمبر 85، 90 یا 95 تک رہ جاتے ہیں۔ اس لئے پلاننگ اور adjustment بہت زیادہ ضروری ہوتی ہے۔ جہاں مثال دینے کی ضرورت ہے وہ دیں۔ جہاں کوئی شکل diagram بنانی مقصود ہو وہ ضرور بنائیں۔ اکثر سائنس، ریاضی اور جغرافیہ کے مضامین میں یہ بہت ضروری ہوتا ہے اور اشکال کے ذریعہ

مختلف زاویوں، سمتوں اور حصوں کو واضح کرنے کے الگ نمبر دیئے جاتے ہیں یا نمبروں کی تقسیم میں اس کا باقاعدہ تناسب ہوتا ہے۔ اگر آپ کے پاس وقت ہو اور پہلے پیپر ختم کر لیں تو پھر تمام سوالات کے جوابات کو اچھی طرح پڑھ لیں، اس سے اکثر فائدہ ہی ہوتا ہے، بعض غلطیوں کی اصلاح ہو جاتی ہے اور بعض رہ جانے والے جوابات یاد آ جاتے ہیں اور یقیناً نمبروں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔



میری پرواز کا باعث ہیں جو پر کن کے ان کے حوصلے ساتھ ہیں دوران سفر کن کے ان کے یہ تو عشاق کی بستی ہے اسے مت چھیڑو سجدہ شکر میں رہتے ہیں جو سر کن کے ان کے جن کا تزیین گلستاں میں لہو شامل ہے آئے دن لوٹ کے لے جاتے ہو گھر کن کے ان کے جن کا حصہ ہے بہت ملک کی آزادی میں بچے بوڑھے ہیں جواں ملک بدر کن کے ان کے صورتِ خوبی گئی جاتی ہے خامی ان کی فتویٰ عیب کی زد میں ہیں ہنر کن کے ان کے ان کے گھر شہر چلا آتا ہے ڈھارس دینے مندمل ہوتے نہیں زخم جگر کن کے ان کے اہل زر سمجھیں نہ اتنا ہمیں مفلس قدسی درد کے کھیت ہیں تاحد نظر کن کے ان کے

عبد الکریم قدسی

## محترم سید عبدالحی صاحب کی رحلت

شاہ جی ہمارے پرانے یار تھے عمر میں دو چار سال بڑے تھے مگر ہم ذوق ہونے کی وجہ سے ہمارے مابین ہم عمروں کی سی بے تکلفی تھی۔ ہمیں شاہ جی کی وہ بات یاد آئی جو آپ نے ہمارے مشترکہ دوست مولانا عبدالملک صاحب مربی انڈونیشیا کی وفات پر کہی تھی۔ میں مالک صاحب کی تعزیت کے لئے انجمن کے کوارٹروں میں ان کے مکان پر گیا تو شاہ جی تشریف رکھتے تھے فرمانے لگے ”یار ہماری کھیتی کو دراتی لگ گئی ہے“ یعنی ہمارے ہم عمر دوست اجل کا شکار ہونے لگے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے شاہ جی کو اپنے فضل سے لمبی عمر عطا فرمائی اور وہ سلسلہ کی خدمت کرتے ہوئے رخصت ہوئے۔ ربوہ فون کرنے کی کوشش کی مگر رابطہ نہ ہوا کی روز بعد عزیز مہر سید احمد بیگی سے تعزیت کا موقع ملا۔ اس وقت تک حضرت اقدس شاہ جی کے اوصاف کریمانہ پر ایک قابل رشک خطبہ ارشاد فرما چکے تھے جس سے دلوں کے زخم بہت حد تک مندمل ہو چکے تھے۔ ہم نے بیگی سے کہا ”شاہ جی تو پگ گئے“ یہ پکنا بیخانی کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے کامیاب ہو جانا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کسی کو اتنے شاندار الفاظ میں خراج پیش کریں تو یہ پکنا ہی تو ہے!

سید عبدالحی سے ہماری آشنائی تو ربوہ کے شروع شروع کے زمانہ سے تھی۔ ہم لوگ کچے کوارٹروں میں رہتے تھے جامعہ اس وقت احمد نگر میں تھا مگر جامعہ کے طلبا ربوہ آتے جاتے رہتے تھے کیونکہ وہ ایک کچا بازار ہی ربوہ کا واحد بازار تھا۔ ہم نے میٹرک کا امتحان دیا تھا یادینے والے تھے قبلہ مولوی مصلح الدین راجیکی صاحب ہمارے حافظ غلام محی الدین کے ایک مختصر سے چائے خانہ میں بیٹھا کرتے تھے ہم پہروں ان کی خدمت میں حاضر رہتے اور ان کی باتیں سنتے رہتے تھے شعروں کا ذوق تو سکول کے زمانہ سے تھا مولانا مصلح الدین راجیکی صاحب کی صحبت نے اسے میٹل کر دیا۔ سید عبدالحی اس مجلس کے کبھی کبھار کے شریک تھے جب بھی احمد نگر سے آتے مولوی صاحب سے ملنے اور ان کی باتوں سے متمتع ہونے کے لئے وہاں آجاتے مولوی صاحب اور حافظ صاحب دونوں ان کے قدردان تھے۔ پھر شاہ جی کے نام کا ڈنکا

بجنے لگا کیونکہ شاہ جی نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا تھا اور یونیورسٹی بھر میں اول رہے تھے۔ اس وقت کے ماحول کے لحاظ سے کسی کا مولوی فاضل کا امتحان پاس کر لینا بڑے معرکے کی بات سمجھی جاتی تھی اور معاشرہ میں مولوی فاضل لوگوں کا خاص احترام تھا۔ پھر شاہ صاحب ربوہ کے جامعۃ المہترین میں آگئے۔ جامعۃ المہترین فرقان فورس کے لئے بنائے جانے والے احاطہ میں قائم کیا گیا تھا۔ اس وقت ربوہ کی سب عمارتیں کچی اینٹ کی بنی ہوئی تھیں۔ کچی اینٹیں دستیاب ہی نہ تھیں یا جماعت کے پاس اتنا سرمایہ کہاں تھا کہ کچی عمارتیں تعمیر کرتی؟ رفتہ رفتہ سب کچھ بدلتا گیا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ بے آب و گیاہ زمین سرسبز و شاداب شہر بنی کھڑی ہے۔ تب شاہ جی سے قربت کا تعلق بنا شروع ہوا اور رفتہ رفتہ ہم بے تکلف دوست بن گئے۔

ہمیں سید عبدالحی صاحب کے بارہ میں صرف اتنا پتہ تھا کہ کشمیر سے آئے ہیں اور اکیلے ہیں ان کے والدین مقبوضہ کشمیر میں ہیں۔ شاہ جی نے اپنے علم اور بردبار طبیعت کی وجہ سے ہر ایک کو اپنا گرویدہ بنا رکھا تھا۔ لوگ ان کا احترام کرتے تھے۔ کچھ ان کا اٹھنا بیٹھنا عالموں کے ساتھ تھا اگرچہ ہم جیسے لوگوں کے پاس بھی تشریف فرما ہوتے تھے مگر ایک فاصلہ قائم رکھتے۔ ادب کا اعلیٰ ذوق رکھتے تھے۔ عربی کے فاضل تھے مگر کبھی اپنے علم سے کسی کو مرعوب کرنے کی کوشش نہیں کرتے تھے نہ اپنی گفتگو کو معرب بناتے تھے جیسا کہ بعض عربی فاضلوں کا شیوہ ہوتا ہے۔ وقت تو پانی کے بہاؤ کی طرح ہے گزر جاتا ہے۔ ہم کالج میں داخل ہوئے پھر کالج کے سٹاف پر آگے سید عبدالحی بھی مربی بن گئے اور سلسلہ کی خدمت میں مصروف ہو گئے مگر ان کا تقرر ربوہ ہی میں رہا نظارت اصلاح و ارشاد میں یا بعد کو نظارت اشاعت میں۔ خاموش طبع آدمی تھے اپنے کام سے کام رکھتے تھے ہاں دفتری اوقات میں چائے پینے کا وقفہ کرتے تو بازار میں کسی ریستوران میں ان سے ملاقات ہو جاتی۔ ان کا حلقہ احباب محدود تھا مرزا حنیف احمد اور مرزا غلام احمد سے ان کی گاڑھی جھنڈی تھی العمت ریستوران کے اندر ایک کمرہ میں یہ تینوں بیٹھے

تھے ہم حاضر ہوتے تو ہمیں بھی باریابی کا اذن مل جاتا۔ ہلکی ہلکی گفتگو ضرور ہوتی مگر کسی قسم کی یادہ گوئی کا چلن نہیں تھا لطائف کی پھلچڑیاں بھی چھوٹیں شعر و ادب کا ذکر اذکار چلتا۔ الفضل میں کوئی نئی چیز چھپی ہوتی تو اس پر بحث ہوتی۔ اپنے بمشرا احمد راجیکی آئے ہوتے تو فارسی کا دور دورہ رہتا وہ اپنا فارسی کلام عطا فرماتے۔ ساری نشست میں شاہ جی کے چہرے پر ہلکی ہلکی سی مسکراہٹ کھلتی رہتی۔ کبھی کبھار کوئی فقرہ بھی کہہ دیتے مگر زیادہ تر خاموش رہتے۔ ان کا قلم لکھنے میں رواں نہیں تھا یا ہمیں محسوس ہوتا تھا کہ شاہ جی بہت کم لکھتے ہیں مگر ان کی عیلت میں کسی کو کلام نہیں تھا۔ بعد کو جب قبلہ شاہ جی ناظر اشاعت بن گئے تو ہم انہیں کہا کرتے تھے کہ ایسا شخص جو لکھنے کو ناپسند کرتا ہو وہ لکھے ہوئے کی اشاعت کیا خاک کرے گا؟ مگر شاہ جی نے اس مقولہ کو غلط کر دکھایا ایسے دور میں جب اشاعت پر پابندیاں تھیں سلسلہ کی کتب اور اخبارات کی اشاعت میں مستعد رہے۔ پتہ نہیں شاہ جی کے پاس کونسا نسخہ تھا۔ ایک بار کینیڈا کے جلسہ سالانہ پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ ہم دونوں دوست وقفہ کے دوران جلسہ گاہ سے اٹھ کر کسی ایسی جگہ کی تلاش میں انصار اللہ کے گیٹ ہاؤس میں پہنچے۔ جہاں بیٹھ کر ہم یکسوئی سے اپنی باتیں کر سکیں۔ نائب امیر جناب خلیفہ عبدالعزیز گیٹ ہاؤس میں موجود تھے۔ میرے ساتھ ایک مہمان کو دیکھا تو پوچھا آپ کی تعریف؟ جب میں نے حیرت سے ان کی طرف دیکھ کر انہیں بتایا کہ سید عبدالحی ہیں تو خلیفہ صاحب ہڑبڑا کر اٹھے اور بڑے احترام سے ان سے مصافحہ کیا۔ کہنے لگے مجھے یہ تو علم تھا کہ شاہ صاحب مرکز سے تشریف لائے ہوئے ہیں مگر روشناسی نہیں تھی۔ شاہ جی نے مسکرا کر ان سے باتیں شروع کر دیں۔ یہ تھے ہمارے شاہ صاحب جنہیں اپنے مرتبے کا کوئی زعم نہیں تھا۔ یہ سید عبدالحی کی مومنانہ سادگی اور بے نیازی تھی۔ ربوہ کی گلیوں میں پھرتے ہوئے کوئی دیکھنے والا یہ نہیں جان سکتا تھا کہ یہ سلسلہ کے اتنے بڑے عالم اور عہدیدار ہیں۔ سید عبدالحی کی طمانیت قلب اور خوشی کا ایک نظارہ اور بھی ہم نے ایک بار دیکھا۔ حضرت صاحب سے مل کر نکلے تو بہت خوش تھے اتنے خوش کہ خوشی ان کے چہرے بشرے سے پھوٹی پڑتی تھی۔ ہم نے پوچھا شاہ جی خیر تو ہے آج آپ معمول سے زیادہ خوش ہیں؟ فرمانے لگے کیا بتاؤں حضرت صاحب نے میری ایک ادنیٰ سی خدمت پر بہت خوشی کا اظہار فرمایا ہے میں خوش نہ ہوں تو کیا کروں؟ ایسی بے ساختہ خوشی کا ایک واقعہ ہم نے استاذی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد کی زبان

سے سنا ہوا ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد ناظر اعلیٰ (والد ماجد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ) لندن تشریف لائے ہوئے تھے واپس گئے تو معمول سے زیادہ خوش تھے کسی نے پوچھا میاں صاحب آپ بہت خوش نظر آتے ہیں کیا بات ہے؟ فرمایا میرے خلیفہ نے میرے کام پر اطمینان کا اظہار کیا ہے اور مجھ سے خوش ہے تو مجھے اور کیا چاہئے؟ ہمارے سید عبدالحی بھی بزرگی کے ایسے ہی مرتبے پر تھے۔ ان کا ایک ہی مقصد تھا کہ خلیفہ وقت خوش رہے تو سب خیر ہے کیونکہ سب برکتیں خلافت کی خوشنودی سے ہی وابستہ ہیں۔

شاہ جی کے ذمہ حضرت صاحب کی تقاریر کے لئے مطلوبہ مواد اور حوالے مہیا کرنا بھی تھا کیونکہ مرکزی لائبریری تو ربوہ میں تھی اور حضرت صاحب لندن جیسی جگہ بیٹھے تھے جہاں سلسلہ کا تمام لٹریچر موجود ہے نہ لائبریری کی سہولت میسر ہے۔ ہر حوالہ کے لئے ربوہ کی طرف نظر اٹھتی تھی۔ شاہ جی اس کام میں اتنی مستعدی سے مصروف رہتے تھے کہ دن کی پروا تھی نہ رات کی۔ اپنی ساری ٹیم کے ساتھ کام میں جتے رہتے۔ یہ تو ان کے ذکر خیر والے خطبہ سے معلوم ہوا کہ شاہ جی کے پاؤں سوچ کر کپا ہو جاتے تھے مگر کام بند نہیں کرتے تھے ایسی صورت حال میں پاؤں لٹکا کر بیٹھنا مضر ہی نہیں خطرناک بھی ہوتا ہے مگر شاہ صاحب کو کسی چیز کی کوئی پروا نہ تھی ایک ہی لوگی رہتی تھی کہ حضرت صاحب کے مطلوبہ حوالے بصحت تمام حضرت صاحب تک پہنچ جائیں۔ ہمارے مولانا دوست محمد شاہد بھی اسی قبیل کے بزرگ تھے کام میں مصروف ہوتے تو دن رات کی تفریق بے معنی ہو جاتی جب تک اپنا کام مکمل نہ کر لیتے انہیں چین نہ پڑتا۔ ہم نے ان دونوں بزرگوں کو کام کرتے دیکھا ہے اور آنکھوں دیکھی بات بیان کر رہے ہیں محض قصہ کہانی کے طور پر بیان نہیں کر رہے۔

ہم سویڈن میں تھے تو ہمارے بیوی بچوں کو مولانا جلیل صاحب والے کوارٹر میں سید عبدالحی کی ہمسائیگی میں رہنے کا موقع ملا۔ میرے گھر سے کہتی ہیں کہ ہم نے سید عبدالحی کے ہمسائے میں دو تین برس گزارے ہیں ہم نے کبھی انہیں اونچی آواز میں بات کرتے نہیں سنا۔ ان کی بیگم بھی حد سے زیادہ تعاون کرنے والی اور دوسروں کا خیال رکھنے والی تھیں۔ قادیان کے سفر میں بھی میری بیوی کو ان کی ہمراہی کا موقع ملا شاہ صاحب نے اور ان کی بیگم نے سفر و حضر میں ان کی ہر ضرورت کا خیال رکھا۔ قادیان میں انہیں ان کے دادا حضرت مولانا محمد اسماعیل حلاپوری کا مکان دکھانے کو انہیں ساتھ لے کر گئے۔ قادیان کے گلی کوچوں

مکرم ظہور احمد صاحب

## گھریلو پیمانے پر سبزیوں کی کاشت اور ان کے فوائد

اوپر مٹی کی تہہ سے ڈھانپ دیں تو آپ کی بیجوں کی کھاد تیار ہو جائے گی جو دیمک سے پاک ہوگی۔  
2- کیڑوں کے حملے کی صورت میں زہریلی ادویات کے سپرے کی بجائے ان کو ہاتھوں سے (Hand Killing) مارا جائے جو گھر کی کیاریوں میں ممکن ہے۔

3- سبزیات کی ایسی قسم کاشت کی جائیں جو کیڑوں کوڑوں اور بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہوں اور جن پر سپرے کی ضرورت نہ ہو۔ اس کے لئے اگر گھر کی کیاری کو صاف رکھا جائے گوڈی اور جڑی بوٹیوں کی تلفی بروقت ہوتی رہے تو کیڑوں کوڑوں اور بیماریوں کا حملہ کم ہوتا ہے اور سپرے نہیں کرنی پڑتی۔

موسم سرما کی سبزیوں کی کاشت کا مناسب وقت ستمبر اور اکتوبر ہے ان کی کاشت کے لئے ابھی سے زمین کی تیاری دیسی گلی سڑی کھاد ڈال کر کی جائے تاکہ اچھی پیداوار ہو سکے۔ موسم سرما میں گھر کی کیاری کے لئے مولی، گاجر، شلجم، پالک، میتھی، دھنیا، لہسن، پیاز، سلاد اور بند گوبھی، پھول گوبھی اور آلو، مٹر کاشت کرنے چاہئیں۔ اس طرح ٹماٹر، کدو، کریلا، بھنڈی توری، گھیا توری، بیٹنگن، ہری مرچ، شملہ مرچ، کھیرا، تر وغیرہ گرمیوں میں لگائی جاتی ہیں۔ جن کی کاشت کا مناسب وقت فروری مارچ ہے۔

گھر میں سبزی لگانے کے لئے ایسی جگہ کا انتخاب کرنا چاہئے جو دیوار سے دور ہو۔ درختوں کا سایہ نہ پڑتا ہو۔ گھر میں لگائی ہوئی سبزیوں کو خاص طور پالک، میتھی، دھنیا، سلاد اور بند گوبھی کو گھریلو مرغیوں اور چڑیوں سے بچانا چاہئے۔

اگر گھر کے ساتھ جگہ نہ ہو یا گھر چھوٹا یا پورا کا پورا پکا ہو تو کچھ سبزیوں مثلاً پودینہ، پالک، میتھی، سلاد، بیٹنگن اور ٹماٹر گملوں، ککڑی کے استعمال شدہ کریٹوں، گھی کے استعمال شدہ ڈبوں اور پرانی بوریوں میں لگائی جاسکتی ہے۔ اگر گھر میں سارا دن سایہ رہتا ہو تو یہ کام مکان کی چھت پر بھی ہو سکتا ہے۔ ترقی یافتہ ملکوں میں چھت پر پھولوں کی بیجری اور سبزیوں سے لوگ لاکھوں روپے کماتے ہیں۔ ہالینڈ اس کی مثال ہے۔

خاکسار کی یہ خواہش ہے کہ ہر گھر میں کوئی نہ کوئی سبزی جگہ کی مناسبت سے ضرور لگے۔ خواہ وہ چھنی کے لئے چند گملوں میں پودینہ، دھنیا اور سلاد ہی کیوں نہ ہو۔

خاصیت رکھتے ہیں ان کا باقاعدہ استعمال ہمارے خون کی فالٹو چربی کو شریانوں میں جھننے نہیں دیتا جس سے انسان دل کی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ مندرجہ بالا ان تمام فوائد کے ہوتے ہوئے بھی سبزیوں کی کاشت کی ضرورت نہیں جتنی ہونی چاہئیں کیونکہ منڈیوں میں جتنی بھی سبزیوں کی کاشت ہے اور جو ہم کھا رہے ہیں تقریباً ان سب پر زہریلی ادویات کا سپرے ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بڑے شہروں کے ارد گرد جو سبزیوں کی کاشت کی جارہی ہیں ان کو شہر کا گندہ پانی لگایا جاتا ہے۔ گندے پانی سے لگائی جانے والی سبزیوں کو خاص کر پتوں والی سبزیوں مثلاً پالک، میتھی، دھنیا، سلاد اور بند گوبھی کھانے کے لئے مفید نہیں ہوتیں اور طرح طرح کی بیماریوں کا موجب بنتی ہیں۔

سبزیوں کو کاٹنے کے بعد ان کو تازہ رکھنے کے لئے مناسب تدابیر اختیار نہیں کی جاتیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ منڈیوں میں آتے آتے ان کی تازگی برقرار نہیں رہتی اور صارفین تک پہنچنے پہنچتے سبزیوں باسی ہو جاتی ہیں۔ جو کھانے کے قابل نہیں رہتیں۔

مندرجہ بالا مسائل پر قابو پانے کے لئے سبزیوں کو نامیاتی طور پر (Organic Vegetable production) پیدا کرنے کے لئے مختلف طریقے اختیار کرنے پڑیں گے تاکہ عوام صاف ستھری سپرے سے پاک اور تازہ سبزیوں حاصل کر سکیں۔ اس کے لئے (Kitchen gardening) گھریلو پیمانے پر سبزیوں کی کاشت کی جائیں اور درج ذیل احتیاطیں اختیار کی جائیں جو کہ کچن گارڈننگ میں ممکن ہیں کیونکہ تھوڑی جگہ پر سبزیوں کی کاشت ہوتی ہے۔

1- کیمیائی کھادوں کی بجائے پتوں والی یا گوبر کی گلی سڑی کھاد چھوٹی چھوٹی کیاریوں میں ڈالی جائے اس کے لئے گھر کے پلاٹ کے کونے میں ایک گڑھا کھود کر اس میں درختوں کے پتے اور دیگر سبزیات وغیرہ کے پتوں کو ڈالنے رہیں اور

سبزیات ہماری خوراک کا ایک بہت اہم حصہ ہیں۔ ماہرین خوراک کے نظریے کے مطابق ہماری روزمرہ خوراک میں سبزیوں کا استعمال 350/300 گرام فی کس روزانہ سے زیادہ ہونا چاہئے۔ جب کہ ہمارے ہاں سبزیوں کا کافی کس روزانہ استعمال 120 گرام ہے۔ گویا سبزیوں کا استعمال موجودہ مقدار سے کم از کم تین گنا ہونا چاہئے۔ ہمارے ملک کے غریب عوام مہنگائی کے اس دور میں مہنگی دوائیں خریدنے اور علاج معالجہ کے بھاری خرچ کو برداشت کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ اگر وہ اپنی ضروریات کیلئے 5-10 مرلہ پر ہی سبزیوں کی کاشت کر سکتے ہیں تو وہ مختلف بیماریوں سے بچ سکتے ہیں۔ سبزیات میں دوسرے غذائی اجزاء کے علاوہ وٹامن، پروٹین اور نمکیات پائے جاتے ہیں جو انسان کی صحت کے لئے اشد ضروری ہیں۔ بعض سبزیوں مثلاً پودینہ، ادراک، ہلدی، لہسن، پیاز اور دھنیا معدے کی بیماریوں کے لئے فائدہ مند ہوتی ہیں۔ سبزیوں کے کھانے سے قبض جسے ام الامراض کہا جاتا ہے نہیں ہوتی۔ بلڈ پریشر اور دل کے مریضوں کے لئے کچی اور ابلی ہوئی سبزیوں کی بہت مفید رہتی ہیں۔ اس طرح سبزیوں والی سبزیوں مثلاً پالک، سرسوں کا ساگ اور میتھی میں لوہا کافی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ جو ہمارے جسم میں خون کی کمی کو پورا کرتا ہے۔ اس طرح فاسفورس کی کمی کی وجہ سے دانت اور ہڈیاں کمزور رہتی ہیں۔ یہ معدنی نمکیات بھی سبزیوں والی سبزیات میں وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ سبزیوں اور زرد رنگت والی سبزیوں جیٹین الف اور جیٹین ج سے بھرپور ہوتی ہیں ان میں پالک، سرسوں کا ساگ، میتھی، گاجر اور ٹماٹر شامل ہیں۔ ان سبزیوں کا باقاعدہ استعمال انسان کو شب کوری (اندھرتا) جیسی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ گوشت اور چھلی کھانے سے ہمارے جسم میں تیزابی مادہ بڑھ جاتا ہے۔ سبزیوں کا استعمال ان نقصان دہ اثرات کو زائل کرتا ہے۔ لہسن اور پیاز چربی کو تحلیل کرنے کی

سے انہیں روشناس کروایا اس طرح ان کی قادیان کی سیر با معنی ہوگئی۔ ہم 1958ء میں قادیان گئے تھے تو ملک صلاح الدین فرمانے لگے میں آپ کو آپ کا مکان دکھانے لے جاؤں گا۔ میں نے کہا جناب مجھے اپنا مکان کیا قادیان کا ہر گلی کوچہ یاد ہے آپ صرف اس لئے میرا ساتھ دیں کہ قادیان میں میں اجنبی نظر نہ آؤں۔ چنانچہ ملک صاحب کو لے کر اپنے مکان میں گیا حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی کوٹھی گیا۔ کوٹھی دارالسلام گیا، کالج گیا، بیت نور گیا، غرض ہر اس مقام تک بغیر کسی خطا کے پہنچا جہاں میں جا سکتا تھا۔ ہمارے دارالفضل والے محلے میں تو کوئی زیادہ تہذیبی نہیں تھی البتہ ہمارا دارالعلوم والا نیامکان کئی مکانوں میں گھرا ہوا تھا میں نے پھر بھی پہچان لیا۔ یہ باتیں قادیان کے ذکر کی وجہ سے درمیان میں آگئیں کہنے کا مقصد یہ ہے کہ میری بیوی تو قادیان سے ہجرت کے وقت چھوٹی تھیں انہیں کسی ساتھ کی ضرورت تھی شاہ صاحب نے وہ کمی پوری کر دی اور انہیں ان کے آبا و اجداد کا مکان دکھا دیا ورنہ اور کوئی ان کی راہنمائی کیا کرتا؟ سید عبداللہ اور ان کی بیگم اس سفر قادیان کو ہمیشہ یاد کیا کرتے تھے۔

سید عبداللہ کی ایک خاص عادت یہ تھی کہ کبھی اپنی حد سے آگے نہیں بڑھتے تھے۔ دوسروں کے اعمال و افعال پر نکتہ چینی بھی ان کی طبیعت سے بعید تھی نہ خود کرتے تھے نہ کسی اور کو کرنے دیتے۔ جب کالج میں ایم اے عربی میں داخل ہوئے تو اپنے اساتذہ کا پورا احترام ملحوظ رکھتے۔ ایک دو بار ہم نے انہیں اپنے کمرہ میں چائے پینے کے لئے بلایا۔ اتفاق سے ایک روز ہمارے بے تکلف ساتھی رفیق کار جو ایم اے عربی میں ان کے استاد تھے ہمارے کمرہ میں آگئے تو شاہ جی کھڑے ہو گئے اور اس وقت تک نہیں بیٹھے جب تک ان کے استاد نے انہیں بیٹھے کا نہیں کہا۔ یہ ان کی بزرگانہ ادب تھی ورنہ وہ اساتذہ سے علم اور مرتبہ میں کہیں فروتر تھے مگر استاد استاد ہوتا ہے۔ شاہ جی میرے کمرہ میں آنا چھوڑ دیا کہ تم اپنے رفقاء کو توروک نہیں سکتے میں کیسے بے تکلفی کے ساتھ تمہارے پاس بیٹھوں؟ غرض سید عبداللہ کے اٹھ جانے سے ایک نفیس انسان، جان توڑ کر کام کرنے والا وجود، سلسلہ کا مخلص خادم ہم سے جدا ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور سلسلہ کو ان جیسے کام کرنے والے انتھک لوگ عطا فرمائے جو ان بزرگوں کی جگہ لے سکیں کہ الہی سلسلوں میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نعم البدل پیدا کرنے کا سلسلہ جاری رکھتا ہے اور یہی اس کی سنت جاری رہی ہے۔

مکرم ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

## نسیان کو دور کرنے اور حافظہ و یادداشت کو بہتر

### بنانے کیلئے ہومیو و ہر بل علاج اور غذاؤں کی اہمیت

س: نسیان کے لغوی معانی کیا ہیں؟

ج: نسیان کے لغوی معنی بھول، چوک، فراموشی۔ حافظہ و یادداشت کی کمزوری، طلباء کا سبق کو بھول جانا سب نسیان میں داخل ہیں۔

س: نسیان کی علامات کیا ہیں؟

ج: یادداشت کی کمزوری یا اس کے جزوی خاتمے کی سب سے عام قسم ”لفظی فراموشی“ (Verbal Amnesia) ہے۔ جس میں مریض کو الفاظ یا نام بھول جاتے ہیں۔ اس کی دوسری قسم جو بہت کم واقع ہوتی ہے، یادداشت کا عارضی طور پر خاتمہ ہے۔ جس میں مریض اپنی شناخت بھی بھول جاتا ہے۔ اس قسم میں مریض کو اپنا نام، عمر، خاندانی پس منظر اور اپنا ماضی بھی بھول جانا شامل ہوتا ہے۔ یادداشت کی کمزوری دماغی کمزوری کی وجہ سے پیدا ہوتی ہو۔ اس میں مبتلا مریض کو ہلکا دردمند بھی ہوتا ہے، وہ شور بھی برداشت نہیں کر سکتا اور کسی چیز پر توجہ بھی مرکوز نہیں کر سکتا۔

س: نسیان کے اسباب کیا ہیں؟

ج: نسیان کا اہم ترین سبب، دماغ کے خلیوں کو پہنچنے والا نقصان ہے۔ خواہ وہ کسی بیماری کی وجہ سے براہ راست پہنچا ہو یا گردش خون کی کسی بیماری کے باعث خون کی کم فراہمی کی وجہ سے بالواسطہ پہنچا ہو۔ یادداشت کی کمزوری کندی دماغی اور دماغ کی کمزوری کا نتیجہ بھی ہو سکتی ہے۔ تاہم نسیان کے بہت سے کیس دراصل نفسیاتی عارضہ ہوتے ہیں جو کسی اعصابی خلل سے پیدا شدہ بے چینی یا بعض مسائل میں الجھ کر دوپیش سے بے خبر ہو جانے کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ یادداشت سے عارضی طور پر محرومی کسی زخم یا چوٹ کا نتیجہ بھی ہو سکتی ہے۔

نسیان کا ایک بہت بڑا سبب پر خوری کا ارتکاب کر کے سست اور فارغ بیٹھے رہنا بھی ہے۔ اسی طرح قبض بھی اس کا سبب ہو سکتا ہے۔ ثقیل اور دیر ہضم غذائیں اس کا باعث بن سکتی ہیں۔ معدے سے رڈی فضلات اٹھ کر دماغ و اعصاب کو سست بناتے اور نسیان کا باعث بنتے ہیں۔

س: کیا غذا کا اثر یادداشت پر پڑتا ہے؟

ج: غذا کا کسی انسان کی دماغی صحت پر بہت اثر پڑتا ہے۔ غذائی عناصر میں سے خواہ کوئی ایک عنصر بھی کم ہو جائے اس سے عصبی نظام میں کوئی نہ کوئی خرابی لازماً جنم لے سکتی ہے۔ لہذا نسیان کی کیفیت میں مبتلا افراد کو چائے، کافی، الکل و

(شراب)، چاکلیٹ اور کولا، سفید آٹے کی مصنوعات، چینی، رنگدار غذاؤں، عادی بنا دینے والی اشیاء سفید چاول، چٹنی، چٹ پٹی اشیاء، سموسوں وغیرہ سے مکمل پرہیز کرنی چاہئے۔

س: نسیان کے مریضوں کیلئے کون سا دودھ زیادہ مفید ہے؟

ج: نسیان کے مریضوں کیلئے گائے کا دودھ خاص طور پر مفید ہے۔ مریض اس دودھ کو جتنا بھی ہضم کر سکے ضرور پینا چاہئے۔

س: یادداشت کی کمی کو دور کرنے کیلئے اخروٹ کے کیا فوائد ہیں؟

ج: اخروٹ بھی نہایت مفید ڈرائی فروٹ ہے، اس کے کھانے سے بھی دماغ کو تقویت ملتی ہے۔ اگر اسے انجیر یا کشمش کے ہمراہ کھایا جائے تو اس کی افادیت بڑھ جاتی ہے۔ اکیلے بھی کھایا جا سکتا ہے روزانہ تقریباً 20 گرام مغز اخروٹ کھانا کافی ہوگا۔

س: نسیان کو دور کرنے کے لیے سیب کے کیا فوائد ہیں؟

ج: تازہ سیب بھی نسیان کو دور کرنے میں مفید ہوتے ہیں۔ اس میں وٹامن B، فاسفورس اور پوٹاشیم جیسے کیمیائی مادے ہوتے ہیں جو باہمی تعامل سے گلوٹامک ایسڈ (Glutamic Acid) بناتے ہیں۔ یہ ایسڈ اعصابی خلیوں کی ٹوٹ پھوٹ کو کنٹرول کرتا ہے۔ سیب کو دودھ اور شہد کے ساتھ ملا کر کھانے سے یادداشت کو تقویت ملتی ہے اور ذہنی انتشار، خشکی کی کیفیات میں کمی آتی ہے۔ سیب بڑا موثر اعصابی ٹانک ہے جو اعصابی رگوں میں نئی قوت اور نئی زندگی پیدا کرتا ہے۔

س: نسیان یا ضعف دماغ کا طبی مفرد دواؤں کے ذریعے کیا علاج ہے؟

ج: سفوف ہرڈر کا ملی ڈیڑھ چمچ کورات پانی میں بھگو کر صبح نہار منہ پی لیں۔

☆ گائے کے گھی کا استعمال توت حافظہ کو تقویت دیتا ہے۔

☆ روغن بادام بقدر ایک چمچ حافظے کے علاوہ قبض کا ازالہ کرتا ہے۔

☆ مغز بادام شیریں گیارہ عدد رات کو پانی میں بھگو کر صبح کھانا مفید تدبیر ہے۔

☆ مغز بادام، پوسٹہ، اخروٹ، کا جو دیگر خشک میوہ جات بہت مفید ہیں۔

☆ سفوف دارچینی ڈیڑھ چمچ کا جو شانہ ذہن و حافظہ کو جلا بخشتا ہے۔

☆ سفوف سوٹھ بقدر نصف تا ایک چمچ کا جو شانہ بنا کر شہد میں ملا کر یا بغیر شہد کے استعمال کرنا عمر رسیدہ لوگوں کیلئے از حد مفید ہے۔

☆ سویا بین کے (بیج) یا اس کا روغن ضعف دماغ و نسیان کے لیے حد درجہ مفید پایا گیا ہے۔

☆ برہمی بوٹی خشک کسی پینساری سے خرید کر گرانڈر میں پیس لیں اور بڑے سائز کے یعنی 1000 ملی گرام والے کپسولوں میں بھر لیں اور ایک کپسول صبح، شام دودھ یا پانی کے ساتھ ایک ماہ تک استعمال کریں۔ طلباء و دماغی کام کرنے والوں اور نسیان کے مریضوں کے لیے حد درجہ مفید علاج ہے۔

☆ وچ جسے بیج یا ورچ بھی کہتے ہیں ایک بوٹی ہے۔ کسی پینساری سے حاصل کر کے گرانڈر میں باریک پیس کر بڑے سائز کے یعنی ہزار ملی گرام والے کپسول بھر لیں اور ایک کپسول صبح، شام دودھ یا پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔ مایہ ناز دوا ہے۔ حافظہ اور دماغی تقویت کے لیے کمال درجہ کی چیز ہے۔ دماغی کام کرنے والوں بالخصوص طلباء کو یہ دوا لازماً استعمال کرنی چاہیے۔

☆ صبح کے وقت نصف تا ایک گھنٹہ گہری اور لمبی سانس لیتا تمام دواؤں سے بڑھ کر ہے اور اعلیٰ سے اعلیٰ مقوی غذاؤں سے بڑھ کر تقویت حافظہ کیلئے مفید ہے۔

☆ سفوف کالی مرچ سالن پر چھڑک کر استعمال کریں یا خالی کپسول بھر کر تین مرتبہ دودھ یا پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ ذہن و دماغ کو تقویت دیتی ہے اور نسیان کو دور کرتی ہے۔

☆ فلفل دراز (مگھال) کا سفوف بنا کر سالن پر چھڑک کر یا حسب دستور کپسول بھر کر صبح، شام دودھ یا پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

☆ رائل جیلی Royal Jelly (غذائے شاہی) جو کہ شہد کا جزو ہے شہد میں ملا کر عرصہ دراز تک استعمال کریں۔ ذہن و دماغ کے علاوہ پورے جسم کو تقویت دیتی ہے حافظہ کو بڑھاتی ہے۔

☆ مرغ کے سر کا مغز یا بکرے کا مغز یا گائے کا مغز یا مرغ اور بکرے کی سری دماغی تقویت کے لیے بہت مفید ہے۔

☆ روغن زیتون کا پینا اور سر پر مالش کرنا حافظہ کی تقویت کے لیے بے مثل چیز ہے۔

☆ بکرے کے پائے و سری کی بخنی تقویت دماغ کیلئے مفید ہے۔

☆ تیتڑ، بٹیر، کبوتر اور چوزے کی بخنی تقویت دماغ کے لیے قیمتی فوائد رکھتی ہے۔

☆ تخم الہی یا روغن الہی دماغی تقویت کیلئے

مفید اور نسیان کا قلع قمع کرنے میں بے مثل فوائد رکھتی ہے۔

س: حافظہ کی تقویت اور نسیان کے ازالہ کے لیے بنی بنائی یا تیار شدہ طبی ادویات کونسی ہیں؟

ج: اچھے اور قابل اعتماد دواء ساز اداروں کی تیار کردہ درج ذیل ادویات مفید ہیں۔

☆ اطریفل اسطو خودوں ایک چمچ صبح، شام چائے، دودھ یا پانی کے ساتھ یا بھون فلا سفد ایک چمچ صبح، شام چائے، دودھ یا پانی کے ساتھ یا بھون وچ یا میریہ وچ دماغ سے رڈی فضلات کو خارج کرتی اور دماغ کو تقویت دیتی ہیں۔

☆ مرہ سوٹھ اور مرہ ہرڈر رڈی فضلات کو دماغ سے خارج کر کے حافظہ کو قوی کرتے ہیں۔ مذکورہ بالا مرکب نسخہ جات دائمی نزلہ زکام کے مریضوں کیلئے بالخصوص نفع بخش ہیں۔

## دماغی طاقت کیلئے

### لیسی تھین کا استعمال

قبل از وقت بڑھا پٹاری ہونے کے اسباب کا ایک سبب خوراک میں لیسی تھین کی کمی بھی ہوتی ہے۔ اگر یہ کمی دور کر دی جائے تو بڑھاپے کی آمد کے عمل کو سست رفتار بنایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح لیسی تھین کی کمی کے نتیجے میں لائق ہونے والی دماغی کمزوری کیلئے لیسی تھین کا استعمال کرایا جاتا ہے۔ کپسول لیسی تھین بارہ سو ملی گرام استعمال کرایا جاتا ہے۔

☆ مقدار خوراک: ایک تا دو کپسول صبح شام یا ڈاکٹری مشورہ کے مطابق۔

س: دماغی طاقت کے لئے ہلکے، زود ہضم و مفید غلہ جات کون سے ہیں جو ساتھ ساتھ قبض کا بھی ازالہ کریں؟

ج: سفید یا کالے پنے، گندم کا دلیہ، جو کا دلیہ، جو کا ستو، اس مقصد کیلئے بہت مفید ہے۔

س: دماغی طاقت کے لئے مفید مغزیات کون سے ہیں؟

ج: مغز بادام، مغز چلغوزہ، مغز پستہ، مغز اخروٹ، مغز فندق و دیگر خشک میوہ جات انگو، کشمش، انجیر، کھجور تازہ، یا خشک چھو ہارا وغیرہ۔

## چند آسان و مجرب نسخہ جات

☆ مرغی کے انڈے کو دیسی گھی میں بھونیں اور ایک گرام یا 1/4 چمچ سفوف سوٹھ چھڑک کر کھا لیں انتہا درجے کا مقوی دماغ سادہ نسخہ ہے اسے چالیس روز تک استعمال کریں۔ ہائی بلڈ پریشر اور ہائی کولیسٹرول کے مریض استعمال نہ کریں۔

☆ انڈے کے برابر دیسی گھی خالص شہد آب گا جرتازہ آب اور ک تازہ ملا کر سب کو پکا لیں۔ اگر خالص شہد نہ ملے تو چینی ڈال سکتے ہیں جب

## قادیان میں مکان بنانے

### کی وجہ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-

میں نے قادیان میں ایک مکان بنایا اور اس لئے بنایا کہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی ہے کہ قادیان مشرق کی طرف بڑھے گا اور اس پیشگوئی کے پورا کرنے میں حصہ لینے کے لئے ضروری ہے کہ مکان بنائیں مگر ہم رہتے انہی مکانات میں ہیں جن میں حضرت مسیح موعود رہتے تھے تاکہ حضرت مسیح موعود کی برکت حاصل ہو مگر میں نے سنا ہے کہ ایک شخص جس نے خود کئی مکان بنائے ہیں، اعتراض کر رہا تھا کہ تعیش شروع ہو گیا ہے، کئی مکانات بنائے جا رہے ہیں۔ حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر بیوی کے لئے الگ مکان بنایا ہوا تھا اور گیارہ مکان آپ کے ثابت ہیں۔ مجھے خیال آیا کہ اعتراض کرنے والے کو لا کر اس کمرہ میں رکھوں جس میں ہم رہتے ہیں تو جگہ کی تنگی کی وجہ سے چلانے لگ جائے۔

(خطابات شوری جلد 2 ص 116)

فاس، فیرم فاس، کلکیر یاسلف، کالی سلف مریض کو چند منٹ قبل کیا ہوا کام یاد نہ رہے کلکیر یا فاس ایک دن قبل کیا ہوا کام/بات بھول جائے نیٹرم میور خیالات بھول جائیں تو نیٹرم میور، کالی فاس، سلیشیا

تحریر کرتے ہوئے الفاظ بھول جائیں تو نیٹرم میور۔

مقررہ وقت یادداشت کمزور ہو جائے تو نیٹرم میور

پڑھا ہوا یاد نہ رہے نیٹرم میور باتیں کرتے ہوئے بھول جائے کہ کیا کہہ رہا تھا تو نیٹرم میور

دماغی کام مریض کو تھکا دیتا ہے۔ اس کے لئے نیٹرم میور، سلیشیا

س: کیا یوگا میں حافظہ کی بہتری کا کوئی علاج موجود ہے؟

ج: جی ہاں! یوگا میں اس کا علاج موجود ہے اگر صبح کے وقت جبکہ فضا صاف ستھری ہو تو نصف تا ایک گھنٹہ گہری لمبی سانس لینے سے پورے جسم کو تروتازگی و تقویت حاصل ہوتی ہے۔ حافظے اور یادداشت پر اس عمل کا اثر ہوتا ہے۔

وجہ سے زبردست کوفت میں مبتلا ہو۔ ایسے معلوم ہو جیسے سب کچھ خواب میں ہو۔ کاروبار میں ناکام، بوڑھوں اور جسمانی طور پر نحیف لوگوں میں یادداشت ختم ہوجانے کی علامات اس دواء میں نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ تو اس کیلئے انا کارڈیمیا یادداشت کمزور، دماغی انیمیا، دماغی طاقت کمزور۔ کالی فاس

بہت ہی بھولنے والا اپنے آخری الفاظ اور خیالات کو بھول جائے۔ ایک فقرہ شروع کرتا ہے اور بھول جاتا ہے کہ وہ کیا بولنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ مریض خیالات کی کثرت کی وجہ سے وہ اپنی توجہ مرکوز نہیں کر سکتا۔ انا کارڈیم، لیک کنائیم، کنائلس انڈیکا۔

یادداشت کمزور، بھولنے والا توجہ مرکوز نہ کر سکے۔ بچہ یاد نہ رکھ سکے اس لیے اسے پڑھایا نہ جاسکے دماغی طاقت کے فیصل ہوجانے کا خدشہ، بوڑھے لوگ دماغی طاقت کھو بیٹھے ہیں۔ کسی بات پر دھیان نہیں دیا جاسکتا، حافظہ کمزور ہوجاتا ہے، چلتے وقت لڑکھاتے ہیں۔ تو ان سب کے لئے برانکا کارب یادداشت اور حافظے کے لیے ایک نہایت عمدہ دواء ہے۔ فاسفورکیم ایسڈم 1x (Phosphoric Acid)

اس کی تفصیلی علامات درج ذیل ہیں۔

لا پرواہ، نسیان، حافظہ کمزور، انا کارڈیم اپنے التعلق، پست ہمت، ذہنی یکسوئی کی کمی۔ اپنے خیالات ظاہر کرنے کے لیے مناسب الفاظ تلاش نہیں کر سکتا۔ کوئی بات مشکل سمجھتا ہے۔ دماغی صدمہ کے نتائج، بڑبڑاہٹ اور گہری غنودگی اور ناامیدی۔ (اگر بہت ساری ادویات میں علامات پائی جائیں تو ان کو 30 یا 200 طاقت میں باہم مرکب کر لیں)

س: یادداشت کا باؤ کیمک علاج کیا ہے؟

ج: علامات کے مطابق ادویات درج کی گئی ہیں کسی ہومیوسٹور سے 6x یا 12x میں خرید لیں۔

اگر ایک سے زیادہ ادویات میں علامات پائی جائیں تو ان کو باہم مرکب کر لیں۔

یادداشت ختم ہوجانے یا یادداشت ختم ہوگئی ہو تو کلکیر یا فاس، کلکیر یا سلف۔

ناخوشگوار یادیں جان نہ چھوڑیں کالی فاس، نیٹرم میور

یادداشت تیز ہوجانے کلکیر یا فاس، کالی فاس، نیٹرم فاس، سلیشیا

یادداشت کی عمومی خرابی ہو نیٹرم میور یادیں غیر ارادی طور پر آتی ہوں نیٹرم میور دوپہر کے کھانے کے بعد یادداشت اور جسمانی پاور کم ہوجانے کلکیر یا سلف یادداشت کمزور ہوجانے کالی فاس، نیٹرم میور، نیٹرم فاس، سلیشیا۔ کلکیر یا

بھول چوک بہت ہوتی ہے۔ ایک کام کر لینے کے باوجود اسے یقین نہیں آتا کہ اس نے یہ کام کیا بھی ہے یا نہیں۔ کیلڈیم ایسے بوڑھے لوگ جو عمر کی زیادتی کی وجہ سے ذہنی صلاحیتوں سے محروم ہوجائیں تو ”برانکا کارب Baryta Carb“ دیں۔

## بوڑھے کمزور لوگوں کی یادداشت

جب بوڑھے اور کمزور لوگوں کی یادداشت ختم ہوگئی ہو وہ اپنی ہی زبان سے غلط الفاظ کہہ جاتے ہوں۔ لکھتے وقت املا کی غلطیاں کرتے ہوں اور مختلف چیزوں کو غلط ملط کر دیتے ہوں۔ دماغی طاقت کی کمزوری کی وجہ سے کوئی ذہنی کام سرانجام نہ دے سکتے ہوں تو ایسے بزرگوں کو ”لائکو پوڈیم Lycopodium“ دینا چاہیے۔

جب بزرگ لوگ یادداشت کی کمزوری کی وجہ سے چیزیں بھول جاتے ہوں۔ حتیٰ کہ ایک منٹ پہلے کی جانے والی بات بھی یاد نہ رہتی ہو تو ”اناکارڈیم Anacardium“ کا استعمال فائدہ مند رہتا ہے۔

یادداشت کی کمزوری کیلئے ”روس میرینس“ خاص دواء ہے۔ ہومیوپیتھی میں ”اناکارڈیم Anacardium“ جہاں مریض کو دوسری امراض میں فائدہ پہنچاتی ہے وہاں کمزوری یا یادداشت کو بھی بحال کرتی ہے۔ چند ادویات ہوں گی جو اس سلسلہ میں اس سے مطابقت رکھتی ہوں گی۔

## یادداشت کمزور پڑنے اور

### سیکھنے میں سست

ایسے پڑھنے والے بچے جو پڑھائی میں کمزور ہوں، بہت زیادہ غلطیاں کرتے ہوں، کسی بات کو یاد نہ رکھ سکتے ہوں۔ انہیں ”ایگارکس Agaricus“ دینا بہت ہی مفید ثابت ہوتا ہے۔

نام یاد نہ رکھ سکے تو انا کارڈیم اور سلفر۔ اپنا نام بھول جائے تو میڈورنیم، ایلومینا، کالی برومٹم، ولیریا، اچھی طرح کی دیکھی بھالی گلیوں کو نہیں پہچان سکتا، بات چیت کرتے وقت، پڑھتے یا لکھتے وقت خیالات غائب تو کس موٹکانا، کنائلس انڈیکا، لیکسس، کیمفر، گلوانٹن۔

دماغی طور پر غیر حاضر ہو تو کس موٹکانا، کریازوٹ، لیکسس، نیٹرم میور، مرکری

یادداشت ختم اپنے مقصد کے اظہار کے لیے غلط الفاظ استعمال کرے تحریر میں باتوں کو گڈمڈم دے۔ معمولی سا بھی کام نہ کر سکے۔ لائکو پوڈیم

اچانک ہی یادداشت ختم ہوجائے۔ جس کی

حلوہ کی طرح ہوجائے تو کھالیا جائے بے حد مقوی دماغ سادہ نسخہ ہے۔ اسے چالیس روز تک استعمال کریں خصوصاً عمر رسیدہ لوگوں کو موسم سرما میں لازماً استعمال کرنا چاہئے۔ مگر ہائی بلڈ پریشر اور ہائی کولیسٹرول کے مریض استعمال نہ کریں۔

## تازہ کھجور و دودھ کی تقویت

### دماغ کیلئے افادیت

تازہ کھجور گیارہ عدد یا چھوہارے سات عدد دودھ کے ہمراہ چالیس روز تک کھانے سے بے پناہ قوت پیدا ہوتی ہے۔ چھوہارے ہوں تو ان کو ایک کلو دودھ میں بھگو کر بعد ازاں خوب ابالیں حسب مزاج طبیعت و موسم دودھ کو نیم گرم یا ٹھنڈا کر کے چھوہاروں کے ہمراہ نوش کریں۔

### حلوہ بادام: اجزاء:

مغز بادام شیریں 250 گرام، مغز چلغوزہ 50 گرام، مغز کدو شیریں 50 گرام، تخم خشکاش 50 گرام، چینی ڈبڑھ کلو۔

ترکیب تیاری: چینی کا توام کر کے مذکورہ بالا ادویات کوٹی ہوئی ملا لیں۔ بس حلوہ تیار ہے۔

مقدار خوراک: صبح، شام چارچھچ چائے، دودھ یا پانی کیساتھ استعمال کریں۔

فوائد: ضعف دماغ و حافظہ کی کمزوری کے لیے بہت مفید چیز ہے۔ ذہنی کام کرنے والوں کو باقاعدگی کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے۔

### حلوہ گاجر خاص: اجزاء:

گاجر 500 گرام، کھجور خشک 500 گرام، چنے بھنے ہوئے 50 گرام، گندم کا میدہ 50 گرام، دیسی گھی ایک لیٹر، چینی دو کلو گرام، دودھ دس لیٹر، چڑوں یا کبوتر یا چوزے کے سرے کا مغز چالیس عدد، مغز بادام شیریں 30 گرام، مغز پستہ 30 گرام، مغز چلغوزہ 30 گرام، ناریل 30 گرام، دارچینی 10 گرام، سوٹھ 10 گرام، زعفران اصلی 6 گرام، کستوری 3 گرام۔

ترکیب تیاری: گاجر اور کھجور کو کدو کش کر کے دودھ میں پکائیں اور خوب گاڑھا کر لیں۔ پھر دیگر اجزاء کو پیس کر گھی میں بھون لیں اور چینی کے توام میں ملا لیں اور مغزیات وغیرہ شامل کر کے حلوہ تیار کریں۔

س: نسیان کا ہومیوپیتھی علاج کیا ہے؟

ج: حاضر دماغی ختم ہوجاتی ہو، بہت بات کو بھول جاتا ہو، بازار سے اشیاء خرید کر وہیں بھول کر چھوڑ آئے تو ”لیک کینی نم Lac can“ مفید دواء ہے۔ بہت بھولنے والا، غیر حاضر دماغ چیزیں خریدے اور ان کو اٹھائے بغیر گھر کو چل دے۔

انگنس، انا کارڈیم، کاسٹیکم، نیٹرم میور، مریض میں

# اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## ولادت

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب زعمیم انصار اللہ باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھتیجے مکرم فاروق اعظم صاحب ابن مکرم رانا محمد اعظم صاحب ساکن جرنی کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مورخہ 10 ستمبر 2011ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خرم فاروق اعظم نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم رانا ظفر احمد صاحب باب الابواب غربی کا نواسہ، مکرم رانا محمد اعظم صاحب باب الابواب شرقی کا پوتا، مکرم صوبیدار حبیب الرحمن صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ بلوی شاہ کریم اور مکرم چوہدری عبدالرحمن صاحب مرحوم آف چک نمبر 88 ج۔ ب تحصیل ضلع فیصل آباد کی نسل سے ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی بھتیجی مکرمہ مبارکہ مشرہ صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر اللہ صاحب ولد مکرم فرید اختر صاحب ساکن کوٹ الہ دین نمبر 1 ساہیوال کو مورخہ 26 جنوری 2012ء کو محض اپنے فضل سے دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کو پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نصر احمد نام عطا فرمایا ہے۔ جو مکرم رانا محمد اعظم صاحب باب الابواب شرقی کا نواسہ، مکرم صوبیدار حبیب الرحمن صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ بلوی شاہ کریم اور مکرم چوہدری عبدالرحمن صاحب مرحوم آف ساکن چک نمبر 88 ج۔ ب ضلع فیصل آباد کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو بچوں کو نیک، صالح، لائق والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک، خلافت احمدیہ کیلئے سچے، حقیقی جانثار اور سلسلہ کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین

رابطہ نمبر 0333-6568240 رحمت بازار ربوہ  
اوقات: آجکل صبح 2 تا 9 بجے  
شام 4½ تا 7½ بجے  
ادارہ قائم کردہ منصور احمد بھٹی مرحوم  
اللہ آپ کے درجات بلند کرے۔ آمین

## اعلان دارالقضاء

(مکرم چوہدری مبارک احمد ترکہ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ)

مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ وفات پا چکی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 11/30 محلہ دارالرحمت برقیہ 1 کنال 74 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہذا یہ قطعہ خاکسار اور میرے بھائی طارق احمد جاوید صاحب میں بخصص مساوی منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

### تفصیل ورثاء

- 1- مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب (بیٹا)
- 2- مکرم صادق احمد صاحب (بیٹا)
- 3- مکرم طارق احمد جاوید صاحب (بیٹا)
- 4- مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ (بیٹی)
- 5- مکرمہ بشری پروین صاحبہ (بیٹی)
- 6- مکرمہ رشیدہ صابر صاحبہ (بیٹی)
- 7- مکرمہ صغریٰ افتخار صاحبہ (بیٹی)
- 8- مکرمہ طاہرہ نسرین صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

## اعلان دارالقضاء

(مکرم احمد دین صاحب ترکہ مکرم کریم بخش صاحبہ)

مکرم احمد دین صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم کریم بخش صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 6/12 محلہ دارالنصر برقیہ 1 کنال میں سے 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہذا یہ حصہ ورثاء میں بخصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔

### تفصیل ورثاء

- 1- مکرمہ بشری پروین صاحبہ (بیٹی)
- 2- مکرم احمد دین صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

## امیر تیمور

تیمور ایشیا کا ایک عظیم فاتح تھا۔ وہ 25 شعبان 736ھ مطابق 8 اپریل 1336ء کو ماوراء الہند کے خطہ کش کے قریب پیدا ہوا۔ اس کا باپ امیر تارا غانی مرلاس تاتاری قبیلے کا ایک معمولی سردار تھا اور چنگیز خان کے سلسلہ نسب سے تعلق رکھتا تھا۔

تیمور ابھی کم عمر ہی تھا کہ اس کی ذہانت، پیش بینی اور شجاعت کی شہرت دور دور تک پہنچ گئی۔ اس نے جھگڑا لو تاتاری قبائل کو متحد کیا اور اپنی حکمت عملی کے ذریعہ کئی شہروں کو فتح کر لیا۔ بہت جلد اسے تاتاری قبائل کا سردار منتخب کر لیا گیا۔

اب اس کی فتوحات کا سلسلہ صحیح معنوں میں شروع ہوا۔ جس کے سامنے کوئی طاقت نہیں ٹھہر سکی اور جو بڑی سے بڑی مخالفت کو خس و خاشاک کی طرح بہا لے گیا۔

سب سے پہلے اس نے ہرات پر قبضہ کیا۔ پھر اس کا نہایت سخت مقابلہ منگولوں سے ہوا۔ تیمور جو دفاع کے بجائے جارحانہ جنگ میں اعتقاد رکھتا تھا۔ منگولوں سے فیصلہ کن جنگ لڑی اور اٹھارہ ماہ کے سخت مقابلہ کے بعد فتح یاب ہوا۔

تیمور کی فتوحات کا سلسلہ مسلسل جاری رہا اور بہت جلد پورا وسط ایشیا جس میں ترکستان، منگولیا، روس اور ایران کا علاقہ شامل تھا، اس کی قلمرو میں شامل ہو گئے۔ 1398ء میں تیمور نے ہندوستان کا رخ کیا اور 18 دسمبر 1398ء کو دہلی فتح کر لیا۔ اس

## اعلان دارالقضاء

(مکرم مظفر احمد جمیل صاحب ترکہ مکرم ناصر احمد صاحبہ)

مکرم مظفر احمد جمیل صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم ناصر احمد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 13/17 محلہ دارالنصر برقیہ 1 کنال 95 مربع فٹ میں سے 5 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہذا یہ حصہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

### تفصیل ورثاء

- 1- مکرم مظفر احمد جمیل صاحب (بیٹا)
- 2- مکرم ظہور احمد طاہر صاحب (بیٹا)
- 3- مکرمہ شوکت نورین صاحبہ (بیٹی)
- 4- مکرمہ شفقت نائیدانس صاحبہ (بیٹی)
- 5- مکرمہ خالدہ اقبال صاحبہ (بیٹی)
- 6- مکرمہ عابدہ نسرین صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے

کے بعد اس نے ترکی شہنشاہ بایزید یلدرم کو بھی شکست فاش دی اور ترکی، شام، فلسطین، عراق اور مصر کو بھی اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ اب اس کی فتوحات کا دائرہ دنیا کے تین براعظموں میں پھیلا ہوا تھا لیکن ایک سلطنت باقی تھی جسے تیمور زیر کرنا چاہتا تھا۔ یہ چین کے خان اعظم کی سلطنت تھی۔ 1404ء میں وہ چین فتح کرنے کے لئے روانہ ہوا لیکن ابھی وہ راستے میں تھا کہ موت کے ہاتھوں شکست کھا گیا۔ یہ 17 شعبان 807ھ مطابق 18 فروری 1405ء کا واقعہ ہے۔

تیمور کی میت سمرقند لائی گئی جہاں اسے ایک شاندار مقبرے میں دفن کیا گیا۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-  
ہمارا خاندان بادشاہوں کی نسل میں سے ہے۔ چنانچہ ہمارے خاندان کا مورث اعلیٰ مرزا ہادی بیگ صاحب حاجی برلاس کی اولاد میں سے تھے جو امیر تیمور کے چچا تھے اور جو لوگ تاریخ سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ علاقہ کش کے اصل بادشاہ حاجی برلاس ہی تھے، تیمور نے حملہ کر کے ان کے علاقہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ اسی وجہ سے ہمارے خاندان کے افراد جاہلیت کے زمانہ میں جبکہ احمدیت ابھی ظاہر نہیں ہوئی تھی اور جبکہ قرآنی تعلیم ان کے دلوں میں راسخ نہیں ہوئی تھی، تیموری نسل کی لڑکیاں تو لے لیتے تھے مگر تیموری نسل کے مغلوں کو اپنی لڑکیاں نہیں دیتے تھے کیونکہ وہ ان کو اپنے مقابلہ میں ادنیٰ سمجھتے تھے۔

(انوار العلوم جلد 17 ص 199)

ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

## سانحہ ارتحال

مکرم طاہر احمد فاروق صاحب کارکن دارالضیافت ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میری اہلیہ محترمہ صائمہ ستارہ صاحبہ مورخہ 30 جنوری 2012ء کو بصر 39 سال مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد دعا محترمہ ربوہ نصیر احمد صاحب مرثیہ سلسلہ نے کروائی۔ مرحومہ بہت ہی ملنسار، مہمان نواز اور صابر و شاکر خاتون تھیں پس ماندگان میں پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ سب سے بڑے بیٹے کی عمر صرف 10 سال کے قریب ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خاکساران سب دوست احباب کامنوں ہے جو اس غم کے موقع پر ہمارے ساتھ شامل ہوئے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ آمین

## ولادت

﴿مکرم سید داؤد احمد صاحب انسپٹر نظارت مال آمد تحریر کرتے ہیں۔﴾  
 خاکسار کے برادر اصغر مکرم سید انوار احمد صاحب مرہی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ایک بیٹے اور ایک بیٹی کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے نومولود کا نام سید ارسلان احمد عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سید محمد یونس صاحب مرحوم آف گھٹیا لیاں ضلع سیالکوٹ کا پوتا اور مکرم سید مرثت حسین صاحب رحمن کالونی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، والدین کے لئے قرۃ العین، خادم دین اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا بنائے۔ آمین

## ولادت

﴿محترم کاشف جاوید صاحب کاشف برقعہ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔﴾  
 اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 15 ستمبر 2011ء کو خاکسار کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت یسریٰ کاشف نام عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم شریف احمد جاوید صاحب کینڈا کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد جمال صاحب ریٹائرڈ انسپٹر نظارت مال آمد کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے نیز نیک، خادمہ دین اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

## ولادت

﴿مکرم رانا ظفر احمد صاحب ایڈووکیٹ دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔﴾  
 خاکسار کے بڑے بھائی مکرم رانا طیب احمد صاحب جرنی کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مورخہ 15 نومبر 2011ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے نومولود کا نام رانا حسین احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب ابن مکرم چوہدری شیخ دین صاحب مرحوم آف چک نمبر 69 رب گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد کا پوتا اور مکرم محمد اشرف بھٹی صاحب آف کلیساں بھٹیاں کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و سلامتی والی لمبی اور فعال زندگی سے نوازے، والدین کے لئے قرۃ العین اور مفید وجود بنائے۔

## تعطیل

﴿مورخہ 20 فروری 2012ء کو روزنامہ الفضل شائع نہ ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمائیں۔﴾

## تقریب آمین

﴿مکرم ماسٹر حمید خان صاحب گھٹیا لیاں خورد ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔﴾  
 محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے پوتے شہر یار خان ابن مکرم اکمل خان صاحب نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے مورخہ 9 جنوری 2012ء کو گھٹیا لیاں خورد میں تقریب آمین ہوئی۔ محترم راشد احمد صاحب باجوہ مرہی سلسلہ گھٹیا لیاں کلاں نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ قرآن پاک پڑھانے کی سعادت بچے کی والدہ مکرمہ رخسانہ اکمل صاحبہ کو ملی۔ موصوف مکرم چوہدری عبدالحق صاحب سابق صدر گلارچی ضلع بدین کا نواسہ ہے۔ احباب سے بچے کے نیک اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

## درخواست دعا

﴿مکرم انوار الحق خان صاحب نائب زعم وقت جدید مجلس انصار اللہ دارالنصر غربی منعم ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بہنوئی مکرم عبدالغفور بھٹی صاحب سابق صدر مجلس انصار اللہ جرنی کو داغ پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے سخت پریشانی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ قادر مطلق اپنا فضل فرمائے اور انہیں شفا کے کلمہ و علاج عطا فرمائے۔﴾  
 ﴿محترمہ شمیم اختر صاحبہ المیہ مکرم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب مرحوم علامہ اقبال ناؤن کا لاہور گلا خراب ہے۔ کھانسی کی بھی شکایت ہے احباب جماعت سے شفا کلمہ و علاج کے لئے دعا کی درخواست ہے۔﴾  
 ﴿محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ المیہ مکرم بشیر احمد صدیقی صاحبہ علامہ اقبال ناؤن لاہور بیمار ہیں۔ احباب سے شفاء کلمہ و علاج کیلئے درخواست دعا ہے﴾

## ولادت

﴿مکرم شیخ لیاقت حسین صاحب صدر حلقہ سول لائن لاہور تحریر کرتے ہیں۔﴾  
 اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے چھوٹے بھائی مکرم عبدالباسط سنوری صاحب کو مورخہ 12 فروری 2012ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے بچے کا نام عبدالواسع عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت میاں عبداللہ سنوری صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے اور مکرم رانا ثار احمد صاحب کا نواسا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ نومولود اپنے بزرگوں کے نام کو روشن کرنے والا ہو اور خادم دین ہو۔

## نکاح و شادی

﴿مکرم مبشر احمد زاہد صاحب صدر جماعت ٹوکیو جاپان تحریر کرتے ہیں۔﴾  
 میری پیاری بیٹی مکرمہ نادیر زاہد صاحبہ کی شادی مکرم مرزا منصور بیگ صاحب لندن سے طے پائی ہے۔ تقریب رخصت مورخہ 29 جنوری 2012ء کو مسلم ٹاؤن لاہور کے ایک شادی ہال میں منعقد ہوئی۔ نکاح کا اعلان مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح ارشاد مقامی نے مبلغ 10 ہزار پاؤنڈ سٹرلنگ حق مہر پر کیا۔ دلہن مکرم مولانا اشرف ناصر صاحب مرحوم مرہی سلسلہ کی نواسی، مکرم قریشی مبارک احمد صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم قریشی محمد افضل صاحب بھلا گپوری مرہی مکانہ کی نسل سے ہیں۔ جبکہ دلہا مکرم مرزا مظفر بیگ صاحب مرحوم کے بیٹے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

## چوہدری علی محمد صاحب کے متعلق معلومات درکار ہیں

﴿مکرم چوہدری منیر احمد صاحب 40-A گلی نمبر 1 مکان نمبر 2 کچا فیروز پور روڈ مرگ لاہور تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار اپنے والد محترم چوہدری علی محمد صاحب قادیانی دارالفتوح قادیان بعدہ چک نمبر 39DB ضلع خوشاب کے حالات زندگی اکٹھے کر رہا ہے۔ جن احباب کو ان کے متعلق معلومات ہوں ان سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی خاکسار کو میرے پتے یا فون نمبر پر اطلاع دیں۔ شکریہ 0333-4469210﴾

﴿حب چروار برقم کے سر درد کیلئے برقم کے مضامین سے پاک﴾  
 ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ  
 Ph: 047-6212434

﴿مکان برائے فروخت﴾  
 رقبہ 5 مرلے واقع نصرت آباد ربوہ  
 بجلی، میٹھاپانی، تین بیڈروم، کچن وغیرہ  
 رابطہ نمبر: 0333-9791047-0301-3553623

﴿موسم سرما کی درائی پر زبردست سیل سیل صاحب جی فیبرکس ریلوے روڈ ربوہ: +92-476212310﴾

﴿منگل پیگ و پیٹ ہال﴾  
 ایک نام | ایک معیار | مناسب دام  
 کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے  
 پروپرائیٹرز محمد عظیم احمد فون: 6211412, 03336716317  
 لشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھے مجالس لیڈرز ہال میں لیڈرز اور کڑکا مقام

ربوہ میں طلوع وغروب 18 فروری

5:21	طلوع فجر
6:46	طلوع آفتاب
12:23	زوال آفتاب
5:59	غروب آفتاب

## مکان برائے فروخت

﴿ایک مکان نمبر 13/28 (دس مرلہ) واقع دارالعلوم شرقی حلقہ برکت ربوہ برائے فروخت ہے۔ رابطہ نمبر: 0333-6717945 / 047-6212970﴾

## داخلہ نرسری کلاسز 2012ء

﴿الصادق اکیڈمی میں نرسری کلاسز کا داخلہ 15 فروری 2012ء سے شروع ہوگا، جو کہ سیشن مکمل ہوتے ہی بند کر دیا جائے گا۔﴾

﴿جونیر نرسری میں داخلہ کیلئے عمر 31 مارچ 2012ء تک اڑھائی سے ساڑھے تین سال جبکہ سینئر نرسری میں داخلہ کیلئے عمر ساڑھے تین سال سے ساڑھے چار سال ہونی چاہئے۔﴾  
 ﴿داخلہ فارم کے ساتھ کمپیوٹرائزڈ برتھ سرٹیفکیٹ یا فارم کی تصدیق شدہ فوٹو کاپی لگانیں۔ نیز داخلہ فارم پر بچے کی ایک تصویر (ہیڈ بیک گراؤنڈ کے ساتھ) لگانیں۔﴾  
 ﴿داخلہ فارم الصادق اکیڈمی مین آفس دارالرحمت شرقی الف سے مفت دستیاب ہوں گے۔﴾

﴿مینینجر الصادق اکیڈمی ربوہ 0476211637, 6214434﴾

Got.Lic# ID.541



ملکی وغیر ملکی ٹکٹ - ریکفہر میٹین - انشورنس  
 ہوٹل بکنگ کی بارعایت سروس کے لئے

Sabina Travels  
 Consultant

Yadgar Road Rabwah  
 047-6211211, 6215211  
 0334-6389399

FR-10